رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۲ | ۱۹ ماہ ظہور ۱۳۲۳ ہش | ۲۹ شعبان ۱۳۶۳ھ | ۱۹ اگست ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۹۴

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۶ ماہ ظہور (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج صبح کی جو ڈاکٹری رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ اس میں لکھا ہے حضور کو پرسوں شام کو تو حرارت تھی۔ لیکن کل صبح سردی لگ کر بخار ہو گیا۔ اور شام تک درجہ حرارت ۵ء۱۰۱ ہو گیا۔ بخار آج صبح بھی نہیں اترا۔ اس وقت ۵ء۱۰۰ درجہ حرارت ہے۔ اور گلے میں درد اور ورم بھی موجود ہے احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ اسہال دو روز سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

قادیان ۱۷ ماہ ظہور۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو گزشتہ رات بھی ہاتھ کے جوڑ میں درد نقرس زیادہ رہی اور ساری رات بے خوابی میں گزری۔ پاؤں میں بھی ابھی تک درد کا بقیہ ہے۔ کامل صحت کے لئے دعا کی جائے۔

قادیان ۲۹ شعبان ۱۳۶۳ھ

کسر صلیب

اور مبلغین اسلام کے لئے خوشخبری

از جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے

یورپ میں بحیثیت مذہب عیسائیت پر موت وارد ہو چکی ہے۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے۔ کہ شاید بعض دوست اس کے بیان پر بھی تعجب کریں۔ کہ اس کی ضرورت کیا تھی۔ تاہم اس حقیقت اور واقعہ کو بار بار بیان کرنا اس لئے ضروری ہے۔ کہ بعض لوگ خاص کر مولوی لوگ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالف ہیں۔ اس حقیقت سے یا تو ناواقف ہیں۔ اور کسی بیتے زمانہ کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ یا دیدہ دانستہ انکار کرتے ہیں۔ اس لئے میں ایک فاضل انگریز سر آر۔ ڈبلیو لونگ سٹن کی رائے درج کرتا ہوں۔ صاحب موصوف لکھتے ہیں۔

"عیسائیت اگرچہ ابھی زندہ مذہب ہے۔ اور یورپ کے وہ لوگ جو اس سے انکار کرتے ہیں۔ ان کے چال چلن پر عیسائیت ابھی تک اثر انداز ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ یورپ کو اب عیسائیت پر بحیثیت مذہب ایمان نہیں رہا اور نہ ہی دوسرے مذہب نے ابھی تک اس کی جگہ لی ہے۔"

یہ رائے آج سے کئی سال پہلے کی ہے۔ اور ابھی بالشوزم اور کمیونزم نے زور نہیں پکڑا ہے۔ اس میں خوشخبری یہ ہے۔ کہ عیسائیت کی موت سے یورپ میں مذہبی خلا پیدا ہو چکا ہے۔ جس کو پر کرنا اسلام کا کام ہے۔ یورپ کے لوگ زندہ اقوام ہیں۔ اور وہ زندہ مذہب اسلام کو ضرور قبول کریں گی۔

ہندو مذہب اور یہودیت بھی مر چکے ہیں لیکن ہندوؤں سے ابھی تبدیل مذہب کی امید نہیں ہے۔ کیونکہ جمہور ہندو بت پرست ہیں۔ اور تعلیم یافتہ اور سمجھدار ہندو درحقیقت دہریہ ہیں۔ اور مذہب کو ہنسی اور مخول سمجھتے ہیں۔ یہی حال یہود کا ہے۔ غرض یہود اور ہندو اپنے اپنے مردہ مذہب کو اس طرح چمٹے ہوئے ہیں۔ کہ ان کے اسلام کی طرف توجہ کرنے کی قریب کے زمانہ میں امید نہیں۔ لیکن امریکہ اور یورپ کی آزاد خیال اقوام ہر وقت جستجو میں ہیں اور نئے مذہبی خیالات کی تلاش میں لگی ہوئی ہیں۔ یہی انکی طاقت کا راز اور زندگی کی وجہ ہے۔ اس لئے اسلام کی سچائی کو ماننے کے لئے تیار ہیں۔

اب یہ جماعت کا کام ہے کہ اسلام کی تعلیم انکے سامنے رکھے اور قبول کرنے کی دعوت دے۔

"شہباز" کی خوش کلامی

۱۱ اگست کے "الفضل" میں شکریہ اور افسوس کے عنوان سے ہم نے جہاں معاصر "شہباز" کا اس لئے شکریہ ادا کیا تھا۔ کہ اس نے "الفضل" کا ایک مضمون نقل کر دیا۔ وہاں اس بات پر اظہار افسوس بھی کیا تھا کہ اس نے "تردید من وعن نقل کرنے" کا جواب پیش کیا تھا۔ اس پر وہ قائم نہ رہا۔ اور اسی سلسلہ کا دوسرا مضمون درج کرنا تو الگ رہا۔ اسکا عنوان بھی تحریف کئے بغیر پیش نہ کر سکا۔

اس شذرہ میں ہم نے "شہباز" کے احترام کو ہر پہلو سے مدنظر رکھا۔ اور کوئی ایک لفظ بھی ایسا نہ لکھا۔ جو غیر شریفانہ سمجھا جائے۔ لیکن اسکے جواب میں "شہباز" نے جس خوش کلامی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہو گیا۔ کہ کوئی معقول جواب نہ دے سکنے کی وجہ سے گالیوں پر اتر آیا ہے۔ چنانچہ اس نے اپنے نوٹ کا عنوان "الفضل کی بے ایمانی" رکھا۔ اور اسکے ذیل میں "نہایت بے ایمانی" "عجیب بکواس" "گریبان میں مونہہ ڈال کر دیکھئے" اور "ڈوب مرنے کا مقام" وغیرہ الفاظ [illegible]

مولوی محمد علی صاحب اپنے ادعا کا ثبوت پیش کریں

جناب مولوی محمد علی صاحب نے بارہا بڑی تحدی کے ساتھ کئی ایسی باتیں بیان کیں۔ جو حقیقت سے کوسوں دور تھیں۔ اور جب ان کا ثبوت طلب کیا گیا۔ تو سوائے خاموشی کے انہوں نے کبھی کوئی جواب نہیں دیا۔ حال میں مولوی صاحب نے پھر ایک ایسا بیان شائع کیا ہے۔ جو سابقہ بے بنیاد اور دور از حقیقت باتوں کو بھی پیچھے چھوڑ گیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ مولوی صاحب نے ۲ اگست کے "پیغام صلح" میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق لکھا کہ آپ کے ایک مرید نے آپ سے سبق پڑھ کر کہا تھا۔ کہ "اب آگے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلعم دنیا میں آئے ہیں تو پہلے سے بڑھ کر شان میں آئے ہیں"۔ حالانکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد خلافت میں کسی نے یہ الفاظ یا اسی مفہوم کے کوئی اور الفاظ قطعاً نہیں کہے۔ مولوی صاحب کے پاس اگر اپنے اس ادعا کا کوئی ثبوت ہو۔ تو بیان فرمائیں۔ اور اگر کوئی ثبوت نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ جیسا کہ ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں۔ تو انہیں کم ازکم اس افترا پردازی کا اعتراف کر کے اسے واپس لینا چاہیئے۔ کیونکہ اسی سلسلہ میں مولوی صاحب نے جماعت احمدیہ کے نہایت ہی محبوب امام اور دنیا کی ہر چیز سے پیارے آقا کے متعلق یہاں تک کہنے سے دریغ نہیں کیا۔ کہ "اگر یہ مکاری کے رنگ میں نبوت کا دعویٰ نہیں۔ تو ان تمام خرافات سے میاں صاحب کو توبہ کر کے اعلان کرنا چاہیئے" اس قدر غیظ و غضب اور بد زبانی کا اظہار کرنے والے انسان کو کم ازکم اتنا تو خیال ہونا چاہیئے۔ کہ جو الزام لگائے اسے ثابت کر سکے۔ جناب مولوی صاحب مہربانی کر کے ہمارے مطالبہ کی طرف فوری توجہ کریں اور جواب دیں۔

ایڈیٹر: [illegible]

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور دفتر الفضل سے شائع کیا۔

ہم اس بارے میں تو کچھ نہیں کہتے۔ برتن میں جو کچھ ہوتا ہے وہی ٹپکتا ہے مگر "شہباز" اتنا بتا دے کہ یہ جو اس نے لکھا ہے۔ کہ "الفضل" نے خود ایک اصول وضع کیا ہے کہ "جب کسی مضمون پر کچھ لکھنا ہو۔ تو اس کی چند سطریں یا چند جملے نقل نہیں کرنے چاہئیں سارا مضمون نقل کرنا چاہیئے۔" کیا اس کا اس کے پاس کوئی ثبوت ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو وہ خود ہی بتائے۔ کہ بے بنیاد بات کسی کی طرف منسوب کرنے اور اُسے درست ثابت نہ کر سکنے والوں کو کیا کہنا چاہیئے۔ "الفضل" کے مضمون کا دوسرا حصہ شائع نہ کرنے کی وجہ "شہباز" نے یہ بتائی ہے کہ "دوسرا حصہ ہم تک پہنچا نہ اسکا جواب دیا گیا"۔ "ہم نے دوسرا حصہ دیکھا نہ شائع کیا۔ نہ اس کا جواب شائع کیا" یہ دوسرا حصہ تو اب پھر ارسال کیا جا رہا ہے۔ مگر امید نہیں۔ کہ اب بھی یہ "ہم تک" پہنچنے پائے۔ اور "ہم" اسے دیکھ سکیں۔ کیونکہ پھر اسے شائع نہ کرنے کا کوئی بہانہ نہ رہیگا۔ اور اس کا جواب نہ دینے کی بھی کوئی وجہ نہ گھڑی جا سکیگی۔

کہا جا سکتا تھا۔ کہ اگر وہ مضمون پہنچا ہی نہیں تھا اور عملہ "شہباز" میں سے کسی کی نظر سے گذرا ہی نہیں تھا۔ تو اس کا عنوان کہاں سے معلوم ہوا۔ جسے محرف کر کے "شہباز" (۲ ر اگست) نے پیش کیا۔ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ "ایک نائب مدیر کو کسی نے ایک چٹکلہ ٹیلیفون پر سنایا۔ کہ "الفضل" نے احمدیت اور اسلام کی تعلیم کو علیحدہ مان لیا ہے۔ اس پر فکاہی کالم میں اس جملے پر کچھ لکھا گیا تھا"۔ "شہباز" کے فکاہی کالم میں اس کے متعلق جو کچھ لکھا گیا وہ یہ ہے کہ "الفضل" قادیان لکھتا ہے۔ مدیر "شہباز" نہ صرف احمدیت کی تعلیم سے ناواقف ہے بلکہ اسلام کی تعلیم سے بھی"۔ اب اگر یہ درست ہے۔ کہ "شہباز" کے نائب مدیر کو کسی نے ٹیلیفون پر ایک چٹکلہ سنایا۔ تو پھر "الفضل قادیان لکھتا ہے" کے کیا معنے؟ اور پھر اگلے فقرہ کو واوین میں درج کرنیکا کیا مطلب؟ سنی سنائی بات کو "الفضل" کا لکھا کیوں قرار دیا۔ اور اسے "الفضل" کی تحریر کے طور پر کیوں ظاہر کیا؟ "شہباز" کو اگر ہماری بات پر یقین نہ آئے تو کسی اور سے پوچھ لے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کفٰی بالمرءِ کذبًا ان یحدث بکل ما سمع۔ اور اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جو شخص کسی کے خلاف سنی سنائی بات دوسروں سے بیان کرتا ہے۔ اس کے جھوٹے ہونے کے لئے یہی کافی ہے۔ اگر پہلے نہیں تو آئندہ یہ ارشاد "شہباز" کے پیش نظر رہنا چاہیئے۔

چونکہ "شہباز" کے ہم ممنون ہیں کہ اس نے "الفضل" کا ایک مضمون اپنے صفحات میں درج کیا۔ اسلئے "شہباز" کا تازہ مضمون بھی جس کا ذکر اس شذرہ میں کیا گیا ہے دوسری جگہ من وعن درج کر دیا گیا ہے۔

صاحبزادی امۃ الوکیل کی تشویشناک حالت

قادیان ۱۷ ر اگست۔ صاحبزادی امۃ الوکیل کا لاہور میں ایکسرے کرانے پر سر کے بائیں جانب نقص نکلا ہے جس کی وجہ سے غالباً اپریشن کرانا ہوگا۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب خاص طور پر دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ صحت عطا کرے۔

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۱۳۲۳ھ

خدا تعالےٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ کا چھٹا سالانہ اجتماع کے ایام قریب آ رہے ہیں مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے فیصلہ کے مطابق یہ اجتماع امسال ۱۳-۱۴-۱۵ اخاء ۱۳۲۳ھ (اکتوبر ۱۹۴۴ء) کو حسب سابق کھلے میدان میں منعقد ہوگا۔ پروگرام تو بعد میں شائع ہوگا۔ مگر احباب کو اس میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری کرنی چاہیئے۔ ہر مجلس کے اراکین کی تعداد پر ہر بیس بائیس کی کسر پر ایک نمائندہ کا شامل ہونا ضروری ہے۔ جو اراکین خود شوق سے شامل ہونا چاہیں ان کے لئے کوئی پابندی نہیں ہے۔ پس مجالس کو سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے اپنے نمائندے تیار کرنے چاہئیں۔ جو اپنے ہمراہ اپنی جماعت کے کل اراکین کی تعداد بھی لائینگے۔

خاکسار معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ایک نہایت ضروری اعلان

اخبار "پیغام صلح"۔ "احسان"۔ "زمیندار" اور "شہباز" اور "پیام" دہلی۔ "صداقت" بمبئی وغیرہ نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی والمصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کے ۱۱ ر فروری ۱۹۴۴ء کے خطبہ کا کچھ اقتباس قطع وبرید پیش کرتے ہوئے حضور پر توہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو غلط الزام لگا کر اشتعال دلایا ہے اس کی تردید کے لئے خود یہ خطبہ اور ۰ ر جولائی کا خطبہ اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف آمدہ بعض خطوط کے جوابات کو عام غلط فہمی کا ازالہ کے لئے یکجائی طور پر ٹریکٹ کی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے ٹریکٹ کی قیمت ۲؍ یا ۵ ر فی کاپی ہوگی۔ اور جماعتیں جلدی مطلع فرمائیں کہ انہیں کسقدر ٹریکٹ درکار ہونگے۔ تاکہ طباعت کے وقت ان کے آرڈر کو ملحوظ رکھ لیا جائے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

مکرم خادم صاحب کی علالت

لاہور ۱۵ ر اگست۔ (بذریعہ ڈاک) خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ کل سارا دن ٹمپریچر ۹۸۶ سے نہیں بڑھا۔ الحمد للہ۔ طبیعت بھی سارا دن اچھی رہی پہلے سے کافی افاقہ محسوس ہوتا ہے۔ احباب خاص طور پر شفائے کامل کیلئے دعا کرتے رہیں۔

خاکسار ملک فیض الرحمٰن ۲۷ کوئین روڈ لاہور

جماعتہائے احمدیہ کشمیر کا سالانہ جلسہ

جماعتہائے احمدیہ کشمیر کا سالانہ جلسہ ۱۰-۱۱ ر اگست ۱۹۴۴ء کو یاڑی پورہ میں منعقد ہوا۔ ۱۱ ر اگست ۱۹۴۴ء کی رات کو مجلس انتخاب کا اجلاس ہوا۔ اس جلسہ میں کشمیر کے ہر حصہ سے احباب بہ تعداد کثیر شریک ہوئے۔ ۱۱ ر اگست کو غیر احمدی کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ یہاں تک کہ جلسہ گاہ پُر ہو گئی۔ اور جلسہ گاہ کے باہر بھی غیر احمدی احباب کافی تعداد میں کھڑے تھے۔ چوہدری عبدالواحد صاحب امیر جماعتہائے کشمیر نے احمدیوں کو ہدایت کی کہ وہ سایہ دار جگہ غیر احمدیوں کیلئے دیدیں۔ احباب نے فوراً تعمیل کی۔ ۱۰ ر اگست کی رات کو دو بجے بارش شروع ہوگئی تھی اور خدشہ تھا۔ کہ جلسہ کے انتظامات میں دقت پیدا ہو جائیگی اور مہمانوں کو بھی مشکلات پیش آئیں گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور دس بجے صبح بارش بند ہوگئی۔ ۱۰ ر اگست کو چوہدری عبدالواحد صاحب اور صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب شورت اور کنی پور کی طرف سے بعد دوپہر تشریف لائے۔ احباب جماعت نے بوگام بولسو اور یاڑی پورہ میں ڈیوڑھیاں تیار رکھی تھیں اور ہر سہ مقامات پر دوستوں نے ان کا استقبال کیا۔ بارش کے باعث چونکہ دور کی جماعتوں کی آمد میں دیر ہوئی۔ اسلئے ۱۰ ر اگست کو مقررہ وقت سے دو گھنٹے کے بعد پانچ بجے شام جلسہ زیر صدارت چوہدری عبدالواحد صاحب امیر جماعتہائے کشمیر شروع ہوا۔ چوہدری صاحب کی درخواست پر صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے افتتاحی تقریر کی۔ اور دعا کرائی۔ افتتاحی تقریر میں آپ نے احباب جماعت کو۔ نظام۔ اطاعت نظام اور نماز باجماعت کے قیام کے لئے نصائح فرمائیں۔ سید محمد شاہ صاحب نے "وفات مسیح"۔ مولوی غلام احمد شاہ صاحب نے "جہاد از روئے اسلام" مولوی عبدالواحد صاحب کشمیری مہتمم تبلیغ نے "ختم نبوت" پر تقریریں کیں۔ ۱۱ ر اگست کو دوسرا اجلاس مولوی عبدالواحد صاحب کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں مولوی احمد اللہ صاحب مولوی فاضل نے "حضرت مسیح موعودؑ کے کارنامے"۔ چوہدری عبدالواحد صاحب نے "بانی مذہب کی حقیقت"۔ مولوی عبدالرحیم صاحب فاضل نے شادی کے مسائل پر تقریریں کیں۔ نماز جمعہ کے بعد صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی صدارت میں تیسرا اجلاس ہوا۔ جس میں مولوی محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل نے "اصلاح رسوم" پر مولوی عبدالواحد صاحب (کشمیری) مبلغ نے "ظہور مصلح موعود" اور چوہدری عبدالواحد صاحب نے "بہائی مذہب کی اصل حقیقت" پر تقریریں کیں۔ جلسہ کے اختتام پر صاحبزادہ صاحب نے تقریر کرتے ہوئے حاضرین

مصری صاحب کی دیدہ دلیری

شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری لغیر لوئیس کا چیلنج قبول کرکے اپنے زعم میں اتنا بڑا کارنامہ سرانجام دے بیٹھے ہیں۔ کہ اب اس معاملہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے سوا اور کسی کو مخاطب کرنا بھی پسند نہیں فرماتے۔ ہاں ضمناً وہ فرماتے ہیں کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے انہیں اس مضمون کا کوئی خط نہیں لکھا۔ کہ وہ ابھی پر اگر یہ نہ ہوئے تو میاں محمود سے قرآن پڑھ لینا یہ محض افترا ہے۔ اس امر کی تردید وہ پہلے کر چکے ہیں۔ مجھے نہ معلوم باوجود تردید پھر اس امر کا ذکر کیوں کیا جاتا ہے۔ مزید برآں مصری صاحب نے یہ ارشاد بھی فرمایا ہے۔ کہ خاکسار کے دل میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے علم کی کس حد تک وقعت ہے۔ اس کو وہ بخوبی جانتے ہیں۔ اور جن حالات کے ماتحت خاکسار نے یہ مضمون لکھا ہے۔ وہ بھی ان سے مخفی نہیں ہیں۔

غیب کے معنےٰ چشمے سے تو مصری صاحب کے لب خشک ہونے سے بھی کبھی نہیں ہوئے۔ یہ علم غیب جس کا اظہار آپ خاکسار کے متعلق فرمانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ غالباً عالم حکیم کریم الدین کے عملیات کا مرہون منت ہوگا۔ لاہور پہنچکر اگر آپ اتنا فیض بھی حاصل نہ کرتے۔ تو بھی اس زمرے محروم ہی رہتے۔ آپ نے وہ خوش انداز کا جو رسوائے علم بیان حربہ استعمال فرمایا ہے۔ میں فی الحال اس کا کوئی جواب نہیں دیتا۔ مصری صاحب اپنا علم بیان فرمائیں پھر انشاء اللہ انہیں جواب دیا جائے گا۔ اس میں خداتعالےٰ کی حکیم کتاب کی آخری سورۃ دعائیہ رنگ میں پڑھتا ہوں۔

اعوذ برب الناس ملک الناس الٰہ الناس من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس

مصری صاحب کی یہ دیدہ دلیری نہایت ہی حیرت انگیز ہے۔ کہ آپ نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے خط کے وجود سے انکار کر دیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ انہیں کوئی خط نہیں ملا۔ یہ سب افترا ہے۔ آپ کے اس قول کے معنے یہ ہیں۔ کہ مصری صاحب صرف یہی نہیں کہتے کہ انہیں کوئی ایسا خط نہیں ملا۔ بلکہ انکا ساتھ ہی یہ دعوےٰ بھی ہے۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے کبھی ایسا خط لکھا ہی نہیں تھا۔ اگر مصری صاحب ۱۹۱۴ء میں خط لکھے جانے کا ذکر سنتے ہی یہ اعلان کر دیتے۔ کہ انہیں کوئی ایسا خط نہیں ملا۔ تو ممکن تھا۔ کہ ان کے ایسے بیان کو تسلیم کر لیا جاتا لیکن ظاہر ہے۔ کہ اس حالت میں بھی انہیں یہ حق نہیں پہنچتا تھا۔ کہ وہ خط کے وجود سے ہی انکار کر دیتے۔ کیونکہ اس کے متعلق بہترین علم کاتب مکتوب یعنی حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ یا حضور کے ان نیازمندوں کو ہو سکتا تھا۔ جن کے ذریعہ ایسا خط بھجوایا گیا۔ یا جنہیں قرب کے باعث ایسے خط کے لکھے جانے کا علم ہو سکتا تھا۔ لیکن مصری صاحب بغیر اسکے کہ وہ ایک حرف بھی اسکے ثبوت میں پیش کریں۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے واقعہ میں کوئی خط نہیں لکھا۔ بڑے زور سے یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ ایسا کوئی خط نہیں لکھا گیا۔ اور یہ سب افترا ہے۔ احباب غور فرمائیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے آفیشل آرگن "الفضل" نے ۱۹۱۴ء میں اس خط کا مضمون شائع کیا۔ پھر اس خط کا ذکر بیسیوں مرتبہ احمدیہ لٹریچر میں آیا۔ اور مبلغین سلسلہ نے تقریروں میں اسکا ذکر کیا۔ پیغامیوں کے خلاف اسے پیش کیا گیا۔ اور مصری صاحب ۱۹۱۴ء سے کر اس وقت تک یہ سنتے چلے آئے۔ کہ انہیں ایسا خط لکھا گیا تھا۔ اور اس سارے عرصہ میں مصری صاحب کی عقل و ہوش قائم تھے۔ ان کی زبان چلتی رہی۔ قلم ان کے ہاتھ میں رہا۔ وہ ایمان کا دعوےٰ کرتے رہے۔ اور منافقت اور مداہنت کے اپنی طرف نسبت کئے جانے پر بڑے غصے کا اظہار کرتے رہے۔ اور طرفہ یہ کہ

یہ بزعم خود بڑے عالم دین اور مفسر قرآن اپنے اس فرض کو نہایت اچھی طرح جانتے اور سمجھتے تھے۔ کہ اگر ایک بات ان کی حاضری میں کہی جائے۔ اور وہ اس پر خاموش رہیں۔ تو ہر سننے والے کو یہ حق حاصل ہو جاتا ہے۔ کہ اس بات کو درست تسلیم کرے۔ مصری صاحب ۲۲ سال دامن خلافت سے وابستہ رہے۔ احمدیہ لٹریچر کا مطالعہ کرتے رہے۔ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے پیغامیوں کے ساتھ مناظرے کرتے رہے۔ اس صورت میں کون شخص یہ تسلیم کرنے کو تیار ہو سکتا ہے۔ کہ مصری صاحب کو اس خط کا علم نہ تھا۔ مصری صاحب کو خود اقرار ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نے اس خط سے بہت فائدہ اٹھایا جس کے صاف معنے یہ ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ نے نہایت قصد سے اس خط کی اشاعت کی۔ یہاں تک کہ ہر پیغامی کے کان تک اس کا ذکر پہنچ دیا۔ کیا جب اغیار اس درجہ اس خط سے واقف تھے۔ تو مصری صاحب اس سے ناواقف رہ سکتے ہیں۔ لیکن ان ساری باتوں کے باوجود مصری صاحب خاموش رہے۔ اور ایک سال نہیں دو سال نہیں۔ پورے تیس سال تک ان کی زبان پر مہر لگی رہی۔ نہ زبان ہلی نہ قلم چلی نہ عقل و ہوش و اخلاق و ایمان نے ان کو کوئی ترغیب دی۔ کہ وہ اس خط کی تردید کر دیں۔ آج تیس سال کے بعد آپ نے یکدم چلانا شروع کر دیا ہے۔ کہ یہ خط افترا ہے۔ کون عقلمند اس سب کچھ کے بعد آپ کے اس افسانے کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوگا۔ کیا مصری صاحب اپنے کسی پیغامی شریف دوست سے بھی اپنی اس خاموشی کے شرعی اور قانونی معنے پوچھنے کی کوشش کرینگے؟ کیا انہیں معلوم نہیں۔ کہ ان کے کندھوں پر اس خط کے عدم وجود کو ثابت کرنے کا اتنا بھاری بوجھ آ پڑا ہے۔ کہ قیامت تک اس سے سبکدوش نہیں ہو سکتے۔

پھر میں مصری صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرنے کی جرأت بھی کرتا ہوں۔ کہ اگر یہ افترا تھا تو اس افتراء کا سرغنہ کون ہوا۔ کیا کسی شخص کو یہ جرأت ہو سکتی تھی۔ کہ ایسے افتراء آپ کے مشورہ کئے بغیر کر سکتا۔ جب کہ آپ زندہ موجود تھے اور ان اوصاف سے متصف تھے۔ جنکا ذکر میں نے اوپر کیا ہے۔ کیا افتراء کرنے والے کو ہر وقت یہ خطرہ لاحق نہ رہتا کہ آپ اس کی تردید کر دیں گے۔ اور پھر اس کے لئے کوئی راہ اپنی راستبازی ثابت کرنے کیلئے کھلی نہ رہیگی۔ پس اگر یہ خط افترا کیا گیا ہے تو جب تک آپ اس افتراء کو خود ہی گھڑ کر یا گھڑنے والے کو تشہیر کا حوصلہ دلا کر اسکی ہمت نہ بندھاتے۔ کسی کی طاقت نہ تھی کہ ایسی بات کی اشاعت کرتا۔ پس اگر یہ افترا ہے۔ تو لامحالہ اس کے بانی مبانی اور سرغنہ آپ ہیں۔ آپ کی شمولیت کے بغیر یہ افسانہ ایجاد ہی نہیں ہو سکتا تھا۔

اس کے علاوہ ایک غور طلب بات یہ ہے کہ آخر اس افتراء کا قرعہ آپ کے نام پر ہی کیوں پڑا تھا۔ کیا افتراء پرداز پر آپکے ایمان و اخلاق کا راز فاش تو نہیں ہو چکا تھا۔ کہ آپ کسی بڑے سے بڑے کذب کی ایجاد پر بھی کوئی جھجک محسوس نہیں کریں گے۔

مزید برآں مصری صاحب کو اگر خیال آسکتا تو وہ سوچتے کہ انکی تیس سالہ خاموشی ہی خط کے وجود کا ناقابل تردید ثبوت نہیں۔ بلکہ اس کا اس سے بھی زیادہ قطعی ثبوت خط کا انداز تحریر ہے۔ ہر مذاق سلیم رکھنے والا انسان جو حضرت امیر المومنین خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کے انداز تحریر سے واقف ہے۔ وہ خط کو پڑھتے ہی بلا تامل کہہ اٹھیگا۔ کہ یہ حضور کی تحریر ہے۔ ہر مصنف کی اپنی تصنیف پر ایک مہر ہوتی ہے۔ اس کا انداز بیان اس کی تراکیب الفاظ اور بندشیں۔ اور اس کا طریق استدلال دوسرے سے بالکل جدا ہوتا ہے۔ تحریر کو اسی لئے اولاد معنوی کہتے ہیں۔ کہ صلبی اولاد کی طرح وہ بھی صاف الگ پہچانی جاتی ہے۔ اس خط کا ہر لفظ باواز بلند کہہ رہا ہے۔ کہ وہ سیدنا نورالدین رضی اللہ عنہ کا لکھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ مصری صاحب نے تیس سال کے بعد اس خط کے انکار کا قصہ گھڑتے ہوئے اپنی ضمیر کا گلا کس قدر دبایا ہوگا۔

اصل میں مصری صاحب کی خیال آرائی ہمیشہ نہایت عجیب ہوتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس خط کو افتراء کہنے کی جرأت انہیں اس طرح ہوئی ہے کہ انہیں خیال آیا کہ مکتوب علیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ کا خطبہ نکاح

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری "اہلحدیث" میں ایک عنوان "قادیانی مشن" مقرر کر چکے ہیں۔ اسلئے اس عنوان کے ماتحت جا و بیجا کچھ نہ کچھ لکھتے اور اس آخری عمر میں بخلاف من جرّب المجرّب حلّت بہ الندامۃ اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کئے جا رہے ہیں۔ حالانکہ خوب جانتے ہیں کہ اس سے کچھ فائدہ دنیا و آخرت میں نہیں بلکہ زیاں ہی زیاں ہے۔ خطبۂ نکاح سابقہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت علیہ السلام حمد و صلوٰۃ کے بعد تین آیات تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ اس کے بعد ایجاب و قبول × × صرف ایجاب یا قبول سے نکاح منعقد نہیں ہوتا۔" مگر "آخر میں کہہ دیا کہ میں اس نکاح کو قبول کرتا ہوں مجلس نکاح میں ایجاب کا ذکر نہیں ملتا۔" اس بنا پر نکاح ناجائز خلاف سنت کا عنوان باندھا ہے۔ مولوی صاحب منطق کا ذکر بہت کیا کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ عدم الذکر سے عدم شیٔ لازم نہیں آتا۔ خطبہ نویس کو صرف خطبۂ امام پہنچانا مقصود تھا۔ نکاح کا اعلان تو مطابق قواعد ہو گیا۔ مسجد میں بعد عصر ہزارہا مومنوں نے بالمواجہ اور آلہ مجہر الصوت کے ذریعہ حمد و صلوٰۃ اور ہرسہ آیات کو بھی سُنا۔ اور آخر میں مکرم شاہ ولی اللہ صاحب وکیل ولی منکوحہ سے ایجاب بھی بآواز بلند ہوا۔ اور ان کے جواب پر قبولیت کا اعلان کیا گیا۔ رجمًا بالغیب ایک بات فرض کر کے افتاء خلاف سنت۔ خلاف قرآن مجید و شریعت ہے اور اس پر وزر لازم۔ خطبہ کو بے جوڑ کہنا بھی اپنے بغض و عناد کی وجہ سے ہے۔ ورنہ یہ سب کچھ ضروری تھا اور خطبہ اسی لئے ہوتا ہے کہ تمام امور کی تصریح کر دی جائے اور یہ سب کچھ آیات مسنونہ خطبہ کے مدعا کے مطابق ہے۔ اور زوجین کا حسب و نسب اور متعلقہ حالات کا علم دنیا بھی مطابق شریعت ہے۔ مولوی صاحب نے بے جوڑ اور خلاف شریعت کہہ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلے اور اس کے بعد کے نکاحوں پر اعتراض پیدا کر رہے ہیں ممکن ہے دل کی بات زبان پر اس بہانے سے لا رہے ہوں۔ جو اعتراضات اخبارات میں [illegible] رہے ہیں۔ اور عامۃ الناس اور شرار العالمین جو کچھ پروپیگنڈا کر کے اپنا ایمان کھو رہے ہیں۔ اس کو زیر نظر رکھتے ہوئے خطبہ مطالعہ کیجئے۔ تو معلوم ہو گا۔ کہ خطبہ کا ایک ایک فقرہ ضرورت حقّہ پر مبنی ہے۔

مولوی صاحب کو جمعہ کے خطبوں پر بھی اعتراض ہے کہ الحمد پڑھ کر لیکچر دے دیا جاتا ہے۔ کیا انہیں معلوم نہیں کہ سورۃ فاتحہ تو قرآن مجید کے مطالب کا اعجازی خلاصہ ہے ہماری طرف سے بارہا اس پر مضمون شائع ہو چکے ہیں۔ اس لئے اس کی تلاوت سے کئی قرآنی آیات کی تفسیر ہو جاتی ہے۔ اور اکثر اوقات متعلقہ آیات جن میں وضاحت ہے خطبہ میں آجاتی ہیں۔ چونکہ حضور کو سورۃ فاتحہ کا علم اعجازی طور پر بخشا گیا ہے۔ اسلئے آپ تیس سال سے برابر یہ سورۃ پڑھ کر اس کی تفسیر فرما رہے ہیں۔ اور ہر بار نیا مضمون بیان ہوتا ہے۔ یہ آپ کے وسیع علم و عرفان کا ناقابل تردید ثبوت ہے پھر ہم تو اس کے بھی گواہ ہیں۔ کئی بار دوسری آیات بھی تلاوت فرما کر خطبہ ارشاد کیا ہے۔

ہاں! ایک بات رہ گئی۔ مولوی صاحب نے لکھا ہے۔ کہ بچہ کی ماں فوت ہو جائے تو حق پرورش نانی کو پہنچتا ہے۔ نانی زندہ ہے۔ اسکو حق سے محروم کرنا اسلامی شریعت میں جائز نہیں۔ یہ پڑھ کر ناظرین کو جو حقیقت حال سے آگاہ ہیں یقین ہو جائے گا۔ کہ مولوی صاحب واہی تباہی کہے جا رہے ہیں۔ نانی کو از خود زندہ قرار دے لیا ہے پھر یہ بھی نہیں دیکھا۔ کہ تعلیم، تربیت اور حفاظت و حضانت کے لئے اہلیت بھی دیکھی جاتی ہے۔ خاندان بنی فارس کی ذمہ واریاں خاص ہیں۔ ان کے ایک ایک فرد کا اثر ایک بہت بڑی جماعت اور آنیوالی نسلوں پر پڑتا ہے۔ اس کیلئے تربیت کا خاص انتظام والد ماجد کی اپنی نگرانی میں ہونا چاہیئے۔ قادیان دارالامان جو خدا کے رسول کی تختگاہ اور روحانیت کا مرکز ہے۔ یہاں سے باہر کی فضا اور ہے اور یہاں کی اور۔ یہ تو میں نے صرف اس لئے لکھدیا۔ کہ اگر بالفرض صورت مرقومہ

ایک احمدی مبلغ مانو بھارتی راجپور ڈیرہ دون میں!

۸ اگست ۱۹۴۲ء کو مولوی عبدالرحیم صاحب نیر سابق مشنری جماعت احمدیہ افریقہ و انگلستان کو بطور معزز مہمان دعوت دی گئی۔ مانو بھارتی کے کالج اور سکول سٹاف کے علاوہ مس میبل خان اور مسٹر وحش زانج صاحب بھی موجود تھے۔ مولوی صاحب کی آمد پر ڈاکٹر ڈی۔ پی پانڈے ایم۔ اے۔ ڈی لٹ (لنڈن) پی۔ ایچ ڈی (کیمبرج) نے ان کے گلے میں ہار ڈالتے ہوئے خوش آمدید کہا۔ اور درخواست کی کہ وہ اسلام پر لیکچر دیں۔ مولوی صاحب نے تقریبًا ۴۵ منٹ تقریر کی۔ بعد ازاں لیکھراج الفت ایم۔ اے۔ ڈاکٹر پانڈے۔ مسٹر وحش راج صاحب و دیگر حاضرین نے احمدیت اور اسلام کے متعلق سوالات کئے۔ جنکا جواب مولوی صاحب نے نہایت تحمل کے ساتھ دیا۔ مولوی صاحب نے جو کہ یورپ اور افریقہ کا دورہ کر چکے ہیں کہا کہ شانتی نکیتن اور مانو بھارتی کی فضا ایک جیسی ہے۔ اور میری خداوند کریم سے دعا ہے کہ وہ اسے خوب ترقی دے۔ ڈاکٹر پانڈے ڈائریکٹر درسگاہ ہذا نے مولوی صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ کہ مانو بھارتی ہندوستانی تمدن کی بین الاقوامی درسگاہ ہے۔ جہاں تمام مذاہب اور انکے پیغمبروں اور کتابوں کا احترام کیا جاتا ہے۔ ہر نبی کا یوم ولادت بھی منایا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں تقریبًا ہر زبان فارسی سے لیکر سنسکرت تک اور ہر فن کا نبار دبست ہے۔ مانو بھارتی ہر اچھے آدمی کو خوش آمدید کہنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ اور مولوی صاحب موصوف سے امید ہے کہ وہ نہ صرف اپنے بلکہ دوسرے احباب کے خیالات سے ہمیں بھی مستفید فرماتے رہا کریں گے۔

آخر میں ڈاکٹر صاحب نے مولوی صاحب سے قرآن مجید کی ایک جلد معہ انگریزی ترجمہ و دیگر اسلامک لٹریچر کے لئے درخواست کی اور مولوی صاحب نے لٹریچر بھجوانے کا وعدہ کیا۔ (نامہ نگار)

"الفضل" کی بے ایمانی

(اخبار "شہباز" ۱۰ اگست کا نوٹ اسی کے الفاظ میں)

"الفضل" اخبار کا رویہ ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ اس نے خود ایک اصول وضع کیا۔ کہ جب کسی مضمون پر کچھ لکھنا ہو۔ تو اس کی چند سطریں یا چند جملے نقل نہیں کرنے چاہئیں۔ سارا مضمون نقل کرنا چاہیئے۔ تاکہ مضمون کی روح نظر میں رہے۔ لیکن جب اس نے "شہباز" کے ایک مقالے پر تنقید کی۔ اور اس کا جواب دیا۔ تو اپنے ہی وضع کردہ اصول کی خلاف ورزی کی۔ اور "شہباز" نے جواب دیا۔ تو اس کا سارا مضمون نقل کر دیا۔ اب شکایت تو ہونی چاہیئے "شہباز" کو۔ لیکن نہایت بے ایمانی سے کام لے کر "الفضل" والوں نے "شکریہ اور افسوس" کے عنوان سے یکسر شندہ لکھا کہ "شہباز" نے دوسرے حصہ کو نقل نہیں کیا۔ اول تو جس حصہ کا جواب ہم نے دیا اسے پورا نقل کیا دوسرا حصہ ہم تک پہنچا نہ اسکا جواب دیا گیا البتہ ایک نائب مدیر کو کسی نے ایک چٹکلہ ٹیلیفون پر سنایا کہ "الفضل" نے احمدیت اور اسلام کی تعلیم کو علیحدہ مان لیا ہے۔ اس پر ہنگاہی کالم میں اس جملے پر کچھ لکھا گیا تھا۔ اور چونکہ وہ حصہ ہمارے سامنے نہیں تھا۔ اس لئے اس کے اصل نفذ نقل نہ ہو سکے۔ بلکہ سنے ہوئے الفاظ۔ اب "الفضل" لکھتا ہے کہ اس مضمون کا دوسرا حصہ پڑھ کر "شہباز" اپنی پہلی سی فراخ حوصلگی پر قائم نہ رہ سکا۔ اور استقدر تنگدلی پر اتر آیا۔ کہ اس کا عنوان بھی صحیح طور پر شائع نہ کیا۔"

یہ عجیب بکواس ہے۔ ہم نے دوسرا حصہ دیکھا۔ نہ شائع کیا نہ اسکا جواب شائع کیا۔ پھر یہ "فراخ حوصلگی کا امتحان" کیا معنی؟ اور اپنی فراخ حوصلگی کا یہ عالم کہ جواب تو لکھا۔ لیکن چند جملے لے کر اور طعنہ دیا "شہباز" کو۔

لطف کی بات یہ ہے۔ کہ لاہور میں رہنے والے الہام کے مدعی بھی نہیں۔ کہ اسی کے ذریعہ معلوم ہو جاتا کہ "الفضل" کا دوسرا حصہ کیا تھا۔ لیکن قادیان میں رہنے والے تو الہام کا دعویٰ بھی کرتے ہیں۔ انہیں اتنا تو معلوم ہو جانا چاہیئے کہ دوسرا حصہ "شہباز" والوں نے دیکھا ہی نہیں۔ نہ اس کا جواب لکھا گیا [illegible] انفرادی ایک [illegible] اگر شادی کے متعلق احکام و الہام کا سلسلہ جاری ہے۔ تو اپنی نویسی کے متعلق بے خبری کیوں ہے۔ "الفضل" کو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھنا چاہیئے [illegible] اور اگر "الفضل" سے ہوئی۔ تو اس کے ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ نہ کہ دوسروں کو طعنے دینے کا!

وصیتیں

نوٹ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے

سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۹۲۶۸ - منکہ نواب بی بی زوجہ محمد علی احمدی قوم نادل ماچیوت عمر ۳۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن فیض اللہ چک ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۴ ۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے - مہر مبلغ یکصد روپیہ جو میرے خاوند کے ذمہ ہے - اور ایک عدد گائے جس کی قیمت اندازاً چالیس روپے ہے - اس کے سوا میری کوئی جائیداد نہیں ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے پاس اس وقت کوئی زیور نہیں الامتہ:- نواب بی بی موصیہ نشان انگوٹھا - گواہ شد محمد علی نجومی خاوند موصیہ گواہ شد:- حکیم فتح محمد -

۷۵۴۰ منکہ سلیم الدین احمد ولد رفیع الدین احمد قوم شیخ قانون گو عمر ۱۰ سال ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۴۴ ۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائیداد کوئی نہیں کیونکہ والد بزرگوار بفضل خدا تعالیٰ حیات ہیں۔ مجھے والد صاحب کی طرف سے مبلغ دس روپے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور میں انشاء اللہ تعالیٰ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا - اور اگر بعد میں میری آمد میں کوئی اضافہ ہوا یا بوقت وفات میری کوئی جائیداد ثابت ہوئی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - العبد سلیم الدین احمد تعلیم خود گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد والد موصی - گواہ شد شیخ ارشد علی ایڈووکیٹ بٹالہ

۷۵۵۸ منکہ فضل بی بی زوجہ فضل دین صاحب قوم ارائیں عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن لدھے سعیٹر ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۴۴ ۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری جائیداد اس وقت ایک جوڑی پھول طلائی وزنی ایک تولہ قیمتی -/۶۰ روپے مہر -/۴۲ روپے - اور نقد -/۲۳ روپے کل -/۱۲۵ روپے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی الامتہ:- فضل بی بی موصیہ نشان انگوٹھا - گواہ شد حکیم رحمت اللہ دواخانہ شفا قادیان - گواہ شد:- علی احمد پسر موصیہ -

۷۵۱۶ منکہ اقبال اختر زوجہ شیخ عبدالحی صاحب پائلٹ آفیسر قوم شیخ عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۴۴ ۱۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میرے پاس اس وقت حسب ذیل طلائی زیور ہے - کانٹے ایک جوڑی وزنی ۲ تولہ - ہیئر کلپ وزنی ۱/۲ ۱ تولہ - انگوٹھی دو عدد وزنی ۱/۲ تولہ - کل وزن چار تولہ جس کی قیمت موجودہ نرخ کے لحاظ سے مبلغ -/۲۱۲ روپے ہے - علاوہ ازیں مبلغ -/۵۰۰ روپے حق مہر بذمہ خاوند واجب الادا ہے - اور اس طرح مبلغ اڑھائی صد روپیہ بصورت قرض - کل رقم -/۹۶۲ روپے ہوئی - میں اس کے ۱/۱۰ حصہ یعنی -/۱۲/۹۶ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں یہ وصیت میری ہر قسم کی جائیداد پر حاوی ہوگی - اور اگر وفات سے قبل میں اسے ادا نہ کرسکی تو صدر انجمن احمدیہ کو اس رقم کے وصول کرنے کا اختیار ہوگا - میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو - تو یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی الامتہ:- اقبال اختر احمدی گواہ شد:- ناصر احمد واقف تحریک جدید - گواہ شد:- عبدالحق ریٹائرڈ انسپکٹر اشتمال اراضی تعلیم خود

۷۵۴۴ منکہ صبیحہ بیگم بنت مرزا رشید احمد صاحب قوم مغل پیشہ طالب العلمی عمر ۱۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۴۴ ۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری اس وقت کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں - مجھے میری والدہ صاحبہ کی طرف سے پندرہ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد میری ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - الامتہ صبیحہ بیگم گواہ شد:- مرزا رشید احمد والد موصیہ گواہ شد مرزا منیر احمد -

۷۴۷۴ منکہ بی بی صالحہ خاتون زوجہ داب دین صاحب قوم سید ساکن بھتولی ڈاکخانہ بیگو سرائے ضلع مونگیر صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۴۴ ۱۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) تفصیل و صراحت شئی وصیت موازی ۶ لعہ چھ کٹھہ اراضی قائمی واقع موضع بھتولی پرگنہ ملکی تھانہ و سب رجسٹری تیگھرا ضلع مونگیر توزیع ۵۰۴۸ تھانہ ۵۱۱ کھاتہ ۱۴۱ خسرہ ۹۰۳ رقبہ ۶ لعہ چھ کٹھہ - اتر شیخ علی خان دکھن - واحد علی خان - پورب - ترپنی سنگھ - پچھم - سڑک یہ زمینداری مساۃ بیچو وکتوری وغیرہ جس کا جمع سالانہ مبلغ ۱۲ ہے منجملہ موازی ۱۲ لعہ کے - (۲) کھاتہ ۱ خسرہ ۳۵ رقبہ ۵ لعہ پانچ کٹھہ اتر گوپال کا مڈو - دکھن:- گوپال رائے - پورب:- گوپال کا مڈو - پچھم:- جھمک تانتی یہ زمینداری میرہ کتوری وغیرہ جمع سالانہ موازی ۱۳ از منجملہ موازی ۹ لعہ (۳) کھاتہ ۱۵۲ خسرہ ۵۷۹ رقبہ ۲ لعہ دو دھور بے لگان منجملہ موازی ۶ لعہ کے اتر صحن منشی احسان علی - دکھن - سڑک - پورب - مکان عبدالغنی - پچھم باری احسان علی - یہ زمینداری بابو من پرشاد وکیل وغیرہ مالکان مسلم رقبہ جائیداد کا جو وصیت کیا گیا ۱۱ لعہ ۲ کٹھہ دو دھور علاوہ اس کے زیورات طلائی و نقرئی قیمتی مبلغ ۵ کا بھی ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں - اور واضح رہے کہ میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ میری ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - اور جو جائیداد غیر منقولہ میں نے وصیت کی ہے وہ میرے مسلم موجودہ غیر منقولہ جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ ہے - اور وصیت شدہ جائیداد کی پیداوار کی قیمت سالانہ تا زیست اپنی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی + الامتہ صالحہ خاتون تعلیم خاص گواہ شد:- مجیبا اختر تعلیم خاص پسر گواہ شد - سعیبا اختر احمدی تعلیم خاص

۷۵۱۲ منکہ نصیر الدین احمد ولد مولوی عبدالحکیم صاحب قوم سید احمدی پیشہ کاشتکاری و زمینداری و وکالت ساکن موضع بھتولی ڈاک خانہ بیگو سرائے ضلع مونگیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۴۴ ۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں (۱) تفصیل و صراحت جائیداد غیر منقولہ جو وصیت کیا گیا موازی ۳ لعہ ایک بیگہ تین کٹھہ اراضی کاشت قائمی واقع موضع بھتولی پرگنہ ملکی علاقہ تھانہ و سب رجسٹری تیگھرا سب ڈویژن بیگو سرائے ضلع مونگیر توزیع ۵۰۴۹ تھانہ ۵۱۱ کھاتہ ۱۹۶ خسرہ ۱۵۷ - رقبہ ۳ لعہ اتر چھیدی مینالعل دکھن فضل النساء - پورب - لیلا تانتی و پچھم منسی کہری منجملہ موازی ۹ لعہ ۱۲ کے ایک بیگہ تین کٹھہ یہ زمینداری بابو سبھدھاری سنگھ وغیرہ مالکان کے ہے سالانہ چار روپے ہے (۲) تفصیل و صراحت موازی لعہ ۲ دو دھور اراضی مسکن بے لگان واقع موضع مقیم پور بیگو سرائے پرگنہ بالا علاقہ تھانہ و سب ڈویژن بیگو سرائے ضلع مونگیر توزیع ۳۵۱۸ تھانہ ۳۴۸ کھاتہ ۱۵۲ و خسرہ ۵۷۹ رقبہ لعہ ۲ دو دھور اراضی منجملہ لعہ ۶ ایک کٹھہ چھ دھور کے اتر صحن مکان منشی احسان علی - دکھن سڑک - پورب مکان عبدالغنی و پچھم اراضی باری منشی احسان علی مسلم رقبہ جائیداد غیر منقولہ جس کی وصیت کی گئی ۳ لعہ ۲ ایک بیگہ تین کٹھہ دو دھور علاوہ جائیداد غیر منقولہ مصرحہ بالا کے میں اپنی پیشہ وکالت کی ماہانہ آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں جو تا زیست اپنی ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا - میں نے جو وصیت غیر منقولہ جائیداد کی کیا ہے - وہ موجودہ مسلم جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ ہے - اور نیز میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد میری ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - العبد نصیر الدین احمد تعلیم خاص گواہ شد:- محمد منصور عالم تعلیم خاص پسر موصی - گواہ شد:- ملک نور عالم تعلیم خاص پسر موصی -

۷۵۲۶ منکہ مستری تاج دین ولد مستری نقو خان مرحوم قوم پٹھان پیشہ ترکھان عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۴۴ ۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری زمین پانچ مرلہ محلہ دارالبرکات میں واقع ہے - اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے - سالانہ میری ماہوار آمد لوے روپے ہے - میں اس کل جائیداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں - اس کے علاوہ اگر میں اور کوئی جائیداد پیدا کروں یا میری وفات کے بعد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - العبد:- مستری تاج دین تعلیم خود - دھرم پورہ لاہور نئی آبادی ڈاک خانہ مغلپورہ - گواہ شد عبدالرحیم احمدیہ دیانت سوڈا واٹر فیکٹری - گواہ شد دستخط غلام رسول کلرک سپلائی امور عامہ -

۷۵۶۰ منکہ غدیر بیگم بنت مرزا رشید احمد صاحب قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر ۱۰ سال تاریخ بیعت ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۴۴ ۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے مجھے میری والدہ صاحبہ کی طرف سے -/۲۰ روپے بطور جیب خرچ کے ملتے ہیں - میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - نیز میرے مرنے پر جو بھی میری جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - الامتہ غدیر بیگم -

۴۵۱۳ منکہ مرزا انور احمد ولد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۴/۸/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔ مجھے میرے والد کی طرف سے ۱۵/ روپے بطور جیب خرچ کے ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں نیز اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ مرزا انور احمد۔ گواہ شد:۔ سید مرتضیٰ علی موصی ۱۷ دریا گنج دہلی۔ گواہ شد:۔ مرزا منیر احمد۔

۴۵۱۵ امۃ السلام بنت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ قوم مغل پیشہ طالب علمی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۴/۸/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ مجھے میرے والد کی طرف سے ۱۵/ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو بھی جائیداد میری ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ امۃ السلام بیگم موصیہ۔ گواہ شد:۔ مرزا محمود احمد والد موصیہ۔ گواہ شد:۔ مرزا منیر احمد۔

۴۵۴۷ منکہ مرزا طاہر احمد ولد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال پیدائشی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۴/۸/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے پندرہ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو بھی جائیداد میری ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ مرزا طاہر احمد ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ۔ گواہ شد:۔ مرزا بشیر احمد۔ گواہ شد:۔ مرزا منیر احمد۔

۴۵۱۶ منکہ امۃ الحفیظ بیگم زوجہ محمود علی حسن صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ برس پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۴/۵/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد۔ زیور اور برتن اور نقد روپیہ کل پونے پانچ صد روپیہ کے مساوی اور میرا مہر بذمہ میرے خاوند ہے جو کہ ۱۰۰۰/ روپیہ واجب الادا ہے۔ اس کے علاوہ ۵۰۰ روپے کا زیور سسرال کی طرف سے ملا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میری کوئی اور جائیداد بوقت وفات ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی۔ جو رقم میں اپنی زندگی میں ادا کر کے رسید حاصل کروں اسے منہا سمجھا جائے۔ العبد امۃ الحفیظ۔ گواہ شد:۔ محمود علی حسن شاہ۔ گواہ شد:۔ ملک صلاح الدین صاحب کارکن جامعہ احمدیہ۔

۴۵۱۴ منکہ محمد عبد الخالق صاحب ولد محمد شفیع صاحب قوم سنبل پیشہ ٹھیکیداری عمر تقریباً ۴۰ سال پیدائشی احمدی کوٹھی لوہاراں غربی ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۴/۷/۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری آمدنی معین نہیں میں اپنی سالانہ آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ تا زیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میری موجودہ جائیداد جو اپنے خاندان کے ساتھ مشترک ہے اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ چار مکان پختہ واقع کوٹھی لوہاراں غربی ضلع سیالکوٹ۔ ایک مکان پختہ مع دو عدد دکانات واقع شہر سیالکوٹ و اراضی زرعی چاہی جس کا رقبہ مجموعی تقریباً ۵۰ گھماؤں ہے واقع موضع لگیوال۔ نکووال و لمبوال دیگکے وال و کوٹ باوا ضلع سیالکوٹ۔ اس جائیداد پر قرضہ بھی ہے جس کی ادائیگی بعد حصص جات کا تعین ہوگا۔ اس کے علاوہ ایک کارخانہ بنام وکٹری انجینئرنگ ورکس واقع نسبت محمد روڈ لاہور جس میں میرا نصف حصہ ہے میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان اس وصیت کی رو سے ہوگی۔ العبد۔ محمد عبد الخالق بقلم خود نسبت محمد روڈ لاہور۔ گواہ شد:۔ خواجہ گل محمد دار العلوم قادیان۔ گواہ شد:۔ صوفی عبد الغفور اگر میش ورکس فلیمنگ روڈ لاہور۔ گواہ شد:۔ رحمت اللہ برادر اصغر موصی۔

۴۵۷۶ منکہ سید محمد حسین ولد سید حسن شاہ صاحب قوم سید پیدائشی احمدی ساکن قادیان ناصر آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۴/۸/۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو کہ اس وقت ایک کنال زمین محلہ دار الاحسان میں ہے جس کی قیمت ۵۵۰ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں ہے بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت بیس روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ العبد۔ سید محمد حسین بقلم خود موصی۔ گواہ شد:۔ سید حسین شاہ ۳۴/۸/۱۴۔ گواہ شد:۔ علی محمد صحابی موصی۔

۴۵۸۲ منکہ نتھو خان ولد خان محمد خان صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ کاشتکاری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن موضع اودے پور کٹیا ڈاک خانہ و ضلع شاہجہانپور یوپی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۴/۷/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے (۱) ایک خام مکان واقع موضع اودے پور کٹیا ضلع شاہجہانپور صوبہ یوپی قیمتی اندازاً ۴۰/ روپے (۲) دو راس بیل (۳) دو راس بچھیے (۴) ایک راس بھینس مادہ اور ایک کٹیا کل مالیتی ۵۰۰/۔ ایک عدد لہڑو اور ایک عدد لہڑی یعنی بڑی اور چھوٹی بیل گاڑیاں مالیتی قریباً ۱۰۰/۔ میزان کل جائیداد ۹۰۰/ روپے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں ہے بلکہ موروثی زمینداری پر ہے۔ جو اسی گاؤں موضع اودے پور کٹیا میں ۲۵ بیگہ پختہ ہے لیکن صوبہ یوپی کے قانون کے مطابق میں اسے نہ فروخت کر سکتا ہوں نہ ہی منتقل کر سکتا ہوں۔ اس لئے اپنی زیست تک اس کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد:۔ نتھو خان موصی اودے پور کٹیا۔ گواہ شد:۔ بہادر خان احمدی موضع خانپور۔ گواہ شد:۔ عبد العزیز خان نشان انگوٹھا۔

۴۵۸۶ منکہ مرزا نسیم احمد ولد مرزا رشید احمد صاحب قوم مغل عمر ۱۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۴/۸/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے ۲۵/ روپے ماہوار جیب خرچ کو ملتا ہے جس کی میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ مرزا نسیم احمد۔ گواہ شد:۔ مرزا رشید احمد والد موصی۔ گواہ شد:۔ مرزا منیر احمد۔

۴۶۳۱ مسماۃ غلیمہ بیگم زوجہ چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ قوم جٹ باجوہ عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی حال قادیان تلونڈی عنایت خان ڈاک خانہ پھوا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۴/۷/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں پانچ سو روپیہ حق مہر بذمہ خاوند ہے۔ اور ۵۰۰ روپیہ بذمہ میرے والد صاحب چوہدری غلام علی باجوہ کے ذمہ ہے۔ اس کے علاوہ میرے پاس مندرجہ ذیل زیور بھی ہے۔ چوڑیاں طلائی وزنی ۶ تولہ قیمت ۲۴۰ روپے۔ انگوٹھیاں طلائی ۳ عدد قیمت ۵۰ روپے۔ ٹاپس طلائی قیمت ۲۲/ روپے اس مذکورہ بالا جائیداد کی ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں جو کہ ۱/۱۰ کے حساب سے ۱۲۷ روپے اور ۲ پائی بنتی ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد [illegible]

سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت ہی سخت تاکیدی فرمان

"مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے کہ اس کی بعیت میں داخل ہو جاؤ۔ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے۔" (مسلم)

یہ نہایت ہی سخت تاکیدی حکم ہے۔ احمدی جماعت کا فرض ہے کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچاتے۔ اس کی آسان راہ یہ ہے کہ آپ ہمارا اُردو۔ انگریزی۔ گورمکھی لٹریچر منگوائیے۔ ہمیشہ اپنی جیب یا بیگ میں رکھیئے۔ وقت تبلیغ تحفۃً دیجئے۔ دوسری راہ یہ ہے۔ ہمہ اپنے علاقہ کے لوگوں کے یا لائبریریوں کے پتہ معہ قیمت روانہ فرمایئے۔ ہم یہاں سے روانہ کر دیں گے۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

کتاب انقلاب حقیقی مفت

۱۔ ایسے غیر مستطیع خدام الاحمدیہ جو مجلس کے زیر انتظام امتحان انقلاب حقیقی میں شریک ہونا چاہتے ہوں اگر وہ کتاب خریدنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں۔ وہ اپنی درخواست قائد مقامی کی تصدیق کے ساتھ بھجوا دیں۔ انہیں انشاء اللہ کتاب روانہ کر دی جائے گی۔ مگر امتحان میں شمولیت ضروری ہوگی جوکہ ۸ر اخاء ۱۳۲۱ ہش کو منعقد ہو رہا ہے۔

۲۔ جو دوست جلد بذریعہ وی پی طلب فرمائیں گے ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ اگر وہ مجازی ۷ آنے کے ٹکٹ (چار آنے قیمت کتاب اور دو آنے محصول ڈاک) بھجوا دیا کریں۔ تو ۲ر

اعلان نکاح

میرے لڑکے رشید احمد خاں قوم ککے زئی ساکن کھارا کا نکاح رشیدہ بیگم بنت بھائی ظہور الدین خان سکنہ دھرم کوٹ بگہ سے بعوض ۵۰۰ روپے مہر ۳ر ہش ۱۳۲۱ کو حضرت مولوی شیر علی صاحب نے مسجد مبارک میں پڑھا۔

احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

عطا محمد خان از کھارا

میوہ جات خشک

پھولوں اور سبزیوں کے بیج گلکار سیڈز پروڈکشن فارمز اینڈ سپلائنگ سٹورز سرینگر سے خریدیئے ازما و نوازش اسعن کو متوجہ کیجیئے باغوں کو خوبصورت بنایئے۔ سبزیوں کو پیدا کر کے خوب دولت کمایئے

میوہ جات خشک

میوہ جات مثل بادام۔ اخروٹ۔ خستہ خوبانی۔ لد خشک۔ گری بادام و اخروٹ اعلیٰ درجہ صاف وغیرہ بارعایت خریدیئے۔ تفصیلات کیلئے ہیڈ آفس کو لکھیئے

منیجر گلکار سیڈ سپلائنگ سٹورز سرینگر کشمیر

تریاق کبیر

کھانسی۔ نزلہ۔ دردسر۔ ہیضہ۔ بچھو اور سانپ کے کاٹے کے لئے ذرا سا لگا دیجئے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت بڑی شیشی ۱ روپیہ، درمیانی شیشی ۸ آنے، چھوٹی شیشی ۴ آنے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

چنکنگ ۱۷ اگست۔ چینی ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ چینی فوجوں نے یوچانگ کی اہم ہوائی جہازگاہ پر حملہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ ٹنگ چنگ اور لنگ لنگ پر بھی حملے کر رہی ہیں۔ دریائے ... ون پر بڑے زور کا حملہ کر کے اتحادی فوجوں نے ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے۔ ٹاموسے ۱۵ میل دور کیا وکی وادی میں بھی ہماری فوج سرگرم عمل ہے۔ لچاوردستے ٹیڈم روڈ کے ساتھ کچھ اور آگے بڑھ گئے ہیں۔

بمبئی ۱۷ اگست۔ کل مسٹر راج گوپال اچاریہ گاندھی جی سے ملے۔ پنجاب کے ہندوؤں کا ایک وفد بھی گاندھی جی سے ملا۔ اور انہیں بتایا کہ پنجاب کے ہندو اور سکھ اچاریہ فارمولا کے خلاف ہیں۔ گاندھی جی نے انہیں یقین دلایا کہ ان کے جذبات کا خاص طور پر خیال رکھا جائے گا۔

بمبئی ۱۷ اگست۔ صوبہ ہذا کی حکومت نے لڑائی کے بعد صوبہ کی ترقی کے لئے ایک پندرہ سالہ سکیم تیار کی ہے۔ جس میں معیار زندگی کو بلند کرنے اور لڑائی سے واپس آنے والوں کی بہبودی کا خاص طور پر خیال رکھا جائے گا۔

کلکتہ ۱۷ اگست۔ بنگال کے گزشتہ سال کے قحط کے بارے میں جو کمیشن تحقیقات کر رہا ہے۔ وہ اس امر کا بھی اندازہ کرے گا کہ قحط میں کتنے آدمی مرے۔ مسٹر اے۔ کے فضل حق۔ ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی اور بعض دوسرے لوگوں نے میمورنڈم پیش کئے ہیں۔

برلین ۱۷ اگست۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ آج ملیعاریں کیبنٹ کا ایک اہم اجلاس ہو رہا ہے جس میں وزیر اعظم اور وزیر خارجہ اہم بیانات دیں گے۔

واشنگٹن ۱۷ اگست۔ امریکن طیاروں نے ملپائن سے تین سو میل جنوب میں واقع جزیرہ ہلمہیرا پر پھر بڑے زور کا حملہ کیا۔ اس جزیرہ کے تین ہوائی اڈے ہیں۔ اور وہ تینوں برباد ہو چکے ہیں۔ دشمن کے گیارہ ہوائی جہاز زمین پر برباد کر دیئے گئے۔ ایک بحری جہاز جو مال لے جا رہا تھا ساحل کے پاس ڈبو دیا گیا۔

لندن ۱۷ اگست۔ ... روم کے اتحادی ہیڈ کوارٹرز سے اعلان ... ہے کہ آج صبح ... سے قبل مزید امریکن اور فرانسیسی دستے جنوبی فرانس کے ساحل پر اتارے گئے مزید اسلحہ اور خوراک اور دوسرا ضروری سامان باہر پہنچ رہا ہے۔ اتحادی فوجوں نے اپنے ساحلی مورچے اور وسیع کر لئے ہیں اور دس میل تک اندر جا چکی ہیں۔ کل ۱۸۸۰ جہازوں نے فرانس کے ساحل پر فوجیں اتارنے میں حصہ لیا۔ اور جرمن صفوں کے عقب میں ۱۴ ہزار پیراشوٹ اتارے گئے۔ اتحادی فوجیں ایک سو بیس میل لمبے ساحل پر پھیل گئی ہیں۔

روم ۱۷ اگست۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ مسٹر چرچل نے اتحادی فوجوں کے فرانس پر اترنے کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ان کے ساتھ امریکہ کے نائب وزیر جنگ بھی تھے۔ مسٹر چرچل ایک جنگی جہاز پر تھے۔

لندن ۱۷ اگست۔ برطانوی بحری جہازوں کے قافلہ کا ایک جرمن اڈہ کے پاس جرمن جہازوں سے تصادم ہوا جس میں کئی جرمن جہازوں کو نقصان پہنچا۔ برطانوی جہاز سب سلامت ہیں۔

لندن ۱۷ اگست۔ ماسکو ریڈیو کا بیان ہے کہ چیکوسلواکیہ میں جرمنوں کے خلاف مظاہرے اب مسلح بغاوت کی صورت اختیار کر رہے ہیں۔ جرمنوں نے بہت سے لوگوں کو گرفتار بھی کر لیا ہے۔ رومانیہ کے ڈکٹیٹر جنرل انٹونسکو کی مخالفت بھی دور پکڑتی جا رہی ہے۔ اور اس پر زور دیا جا رہا ہے کہ وہ مستعفی ہو جائے تا اتحادیوں سے صلح کی جائے۔

لندن ۱۷ اگست۔ ایک جرمن اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اس وقت اتحادی فوجیں پیرس سے ۴۲ میل دور ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ فیلیسے اور سینٹ مالو پر اتحادی قبضہ ہو چکا ہے۔

کلکتہ ۱۷ اگست۔ ہندوستان کے لاٹ پادری نے گاندھی جی اور مسٹر جناح کی گفتگو کی کامیابی کی خواہش کا اظہار کیا۔ اور تحریک کی ہے کہ اس بات چیت کی کامیابی کے لئے انفرادی اور اجتماعی طور پر دعائیں کی جائیں۔

لندن ۱۷ اگست۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ماہ جولائی میں برطانیہ میں ہوائی حملوں سے ۲۴۴۱ اشخاص ہلاک اور ۷۱۰۷ زخمی ہوئے۔

لندن ۱۷ اگست۔ برطانی حکومت نے تمام ان لڑکوں کی نام نویسی کا حکم دے دیا ہے۔ جو یکم اکتوبر ۲۷ء ... سے ۳۱ دسمبر ۱۹۲۶ء تک کسی تاریخ کو پیدا ہوئے اور جن کی عمر اس وقت ۱۸ سال ہے۔

نیویارک ۱۷ اگست۔ امریکہ کے وزیر خزانہ نے ایک براڈ کاسٹ تقریر میں کہا کہ ہو سکتا ہے جرمنی اڑن بموں سے بھی زیادہ خوفناک ہتھیار اتحادیوں کے خلاف استعمال کرے جو سینکڑوں اور ہزاروں میل تک مار کر سکتے ہوں۔ جب تک جرمنی اور جاپان کو بالکل ختم نہیں کر دیا جاتا۔ دنیا میں امن و امان قائم نہیں ہو سکتا۔

لندن ۱۷ اگست۔ جنگ کی وجہ سے انگلستان کے تاجر مالا مال ہو گئے ہیں۔ اندازہ ہے کہ اس وقت بنکوں میں ان کا ۵ کروڑ پونڈ سرمایہ جمع ہے۔ جو جنگ سے قبل ۱۴ کروڑ پونڈ تھا۔

لندن ۱۷ اگست۔ آج نارمنڈی میں برطانی بمباروں نے غلطی سے کینیڈین صفوں پر متواتر ایک گھنٹہ بمباری کی جس سے کئی سپاہی ہلاک۔ زخمی اور مفقود الخبر ہو گئے۔

لندن ۱۷ اگست۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جنرل آئزن ہاور نے نارمنڈی اور برٹینی میں اتحادی فوجوں کی کمان خود سنبھال لی ہے۔

دہلی ۱۷ اگست۔ سرکاری حسابات کے رو سے دو سال میں اے۔ آر۔ پی پر تین کروڑ روپیہ خرچ کیا گیا ہے۔ محکمہ ریلوے نے ملازموں کو سستے داموں غلہ مہیا کرنے کے لئے جو دکانیں کھول رکھی ہیں ان پر اس محکمہ کا ۱½ کروڑ روپیہ خرچ ہوا۔ اور تین لاکھ اشخاص نے اس رعایت سے فائدہ اٹھایا۔

دہلی ۱۷ اگست۔ امریکہ اور ہندوستان کے مابین براہ راست وائرلیس کا سلسلہ قائم ہو چکا ہے۔ گویا آج سے سو سال قبل جو پیغام ہندوستان سے مہینوں میں پہنچتے تھے وہ اب سکنڈوں میں پہنچنے لگے ہیں۔

لاہور ۱۷ اگست۔ ضلع ڈیرہ غازی خان میں پہاڑی نالوں کی وجہ سے ایسے سیلاب آئے ہیں کہ تمام بڑے بڑے بند ٹوٹ گئے ہیں۔ اور لاکھوں ایکڑ فصلیں تباہ ہو چکی ہیں۔ بیس ہزار آدمی بے گھر ہو چکے ہیں۔

لندن ۱۷ اگست۔ جنوبی فرانس میں اتحادی برابر آگے بڑھ رہے ہیں اور بعض جگہ ان چھاتا سپاہیوں سے میل رہے ہیں۔ جو اندر کی طرف اتارے گئے تھے۔ اب ٹینک بھی لڑائی میں حصہ لے رہے ہیں جس کنارے پر اتحادی اترے اس کے ساتھ ساتھ دشمن کی سب چوکیاں برباد کر دیں نارمنڈی میں فالیسے پر اتحادی قبضہ کے بعد اس کی نوسر گلیوں سے کسی ایک بھی جرمن کام نہیں لے سکتے۔ کانڈے کا شہر بھی دشمن سے چھین لیا گیا۔ فالیسے کے مشرق میں گھمسان کا رن پڑ رہا ہے۔

لندن ۱۷ اگست۔ جرمنوں نے مان لیا ہے کہ بیالسٹک سے لوزا جانے والی ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ روسیوں کو کچھ اور کامیابی ہوئی۔ اور وہ مشرقی پرشیا کی طرف بڑھتے تین جگہ جرمن صفوں میں گھس گئے اور ایک جگہ روسی مورچے پر انہوں نے مشرقی پرشیا کی طرف پھر بڑھنا شروع کر دیا ہے۔